مجلسِ اطفال — ادارہ

پاکستان کا مطلب کیا؟

۱۴ اگست ۱۹۹۵ء کو دار بنی ہاشم ملتان میں نونہالانِ احرار نے یومِ آزادی پر جلسہ منعقد کیا، جسکی روداد گزشتہ شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔ اسی جلسہ میں ابنِ امیر شریعت سید عطاء المومن بخاری مدظلہ کے فرزند سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے جو تقریر کی اسے طلباء اور اساتذہ نے بے حد پسند کیا۔ افادۂ عام کے لئے یہ تقریر ہدیۂ قارئین کی جارہی ہے۔ (ادارہ)

نحمده و نصلي علىٰ رسوله الكريم، وعلى اله وازواجه واصحابه و ذريّاته اجمعين، امابعد فاعوذ بالله من الشيطن الرّجيم بسم الله الرحمن الرحيم ان الله لا يغير مابقوم حتى يغير وا مابانفسهم، صدق الله العظيم۔

صدر ذی وقار، قابل صد احترام اساتذہ کرام، اور طالب علم ساتھیو! آج کا دن ہمارے لئے جہاں خوشیوں کا پیغام لے کر آیا ہے وہاں ہمیں ہماری ذمہ داریوں کا احساس بھی دلاتا ہے۔

۱۴ اگست برصغیر کے مسلمانوں کی دو سو سالہ جدوجہد آزادی کی تاریخ میں ایک انتہائی اہم اور ناقابل فراموش تاریخ ہے۔ برصغیر کے مسلمان اپنے لئے ایک ایسی مملکت چاہتے تھے جہاں وہ اللہ کی مرضی اور اپنے آقا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ تحریک پاکستان کی قیادت نے مسلمانان برصغیر کو یقین دلایا کہ پاکستان اسی مقصد کے لئے حاصل کیا جارہا ہے۔ پاکستان کے قیام کی جدوجہد میں مسلمانان برصغیر کے لئے سب سے زیادہ پر کشش اور قابل یقین و اطمینان یہ نعرہ تھا جو تحریک پاکستان کے قائدین کی زبان پر دن رات جاری تھا کہ

پاکستان کا مطلب کیا

لا الہ الا اللہ

اس یقین دہانی اور اطمینان کے بعد برصغیر کے مسلمان عوام کی اکثریت اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئی۔ انہیں اطمینان تھا کہ پاکستان بن جانے کے بعد ان کی زندگی اسلام کے پاکیزہ قوانین کے ماتحت ہو گی وہ کفار اور کفر کی غلامی سے نجات پا جائیں گے۔ ہمارے اور آپ کے اسلاف نے اس سہانے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کے لئے اپنی عزت و آبرو۔ مال و جان سب کچھ پاکستان کے لئے قربان کر دیا۔ مسلمانوں نے آگ اور خون کا دریا عبور کر کے پاکستان بنایا.....

میرے طالب علم ساتھیو! میری طرح آپ نے بھی قیام پاکستان کے لئے مسلمانوں کی لازوال قربانیوں کی داستانیں پڑھی اور سنی ہوں گی۔
مگر آج جس پاکستان میں، میں اور آپ، اپنے بچپن اور طالب علمی کے دن گذار رہے ہیں۔ یہ نہ تو مسلمانوں کی دنیا میں سب سے بڑی مملکت ہی ہے اور نہ ہی یہاں اسلام نافذ ہے۔ جو پاکستان ہمیں ملا ہے وہ دنیا کے چھٹے یا ساتویں نمبر پر آنے والا مسلمانوں کا ملک ہے۔ جہاں پر عورت کی حکمرانی ہے جس کا تصور بھی اسلام میں موجود نہیں۔ جہاں ہر طرف عریانی، بے حیائی، ظلم و نا انصافی کا راج ہے۔ جہاں ہر طرف قتل و غارت گری لوٹ مار، ڈاکہ، چوری، ملاوٹ اور دھوکہ دہی کا بازار گرم ہے۔ ناچ گانے کی محفلیں سجی ہوئی ہیں۔ منکرین خدا و رسول اور منکرین قرآن و حدیث دندناتے پھرتے ہیں۔ جہاں امت محمدیہ کے بیٹے اور بیٹیوں کو ناچ گانے کی تربیت دینے کے ادارے بنائے جا رہے ہیں۔ آج ہمارے بچپن کی معصومیت ہم سے چھینی جا رہی ہے۔ اور مستقبل میں ہمیں ایک سچا مسلمان بن کر زندگی گذارنے سے محروم رکھنے کے لئے ناپاک منصوبے بن رہے ہیں۔ غرض آج پاکستانی مسلمانوں کی قومی زندگی کا کوئی ایک پہلو بھی ایسا نہیں ہے جس میں اسلام کی پاکیزہ زندگی کی کوئی ایک جھلک بھی پائی جاتی ہے۔ آج ہمیں ملنے والے پاکستان کی جغرافیائی وحدت کو لسانی اور علاقائی نفرتوں کی کلہاڑیوں سے کاٹا جا رہا ہے۔ یہ سب کچھ پاکستان کے حکمرانوں اور سیاستدانوں کے قوم سے جھوٹ بولنے کا نتیجہ ہے نہ وہ اسلام چاہتے تھے نہ انہوں نے اسلام نافذ کیا۔ آج پاکستان کے عدم استحکام کا سبب حکمرانوں اور سیاستدانوں کے قول و فعل کے تضاد کا نتیجہ ہے۔ پاکستان کے قیام کا مقصد نفاذِ اسلام تھا تو آج نفاذ اسلام ہی اسکے استحکام کا ذریعہ بنے گا۔
میرے طالب علم ساتھیو! آؤ آج کے دن ہم عہد کریں کہ ہم پاکستان کے لئے قربانیاں دینے والے مسلمانوں کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کریں گے۔ انشاء اللہ ہم یہاں اسلام کی حکومت کا قیام کر کے رہیں گے۔ ہم نفرتوں کی آگ بجھا کر، اسلامی اخوت رواداری، ایثار و قربانی، ہمدردی غمخواری اور محبت کی اعلیٰ قدروں کو عام کریں گے۔ ہم پاکستان کو اسلام کا مضبوط و مستحکم قلعہ اور دینی اقدار کا محافظ بنا کر رہیں گے۔
ساتھیو آؤ ہم اللہ کے حضور دعا مانگیں کہ وہ ہمیں ان اعلیٰ مقاصد کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں اپنی اور اپنے پیارے محبوب ﷺ کی اطاعت نصیب فرمائے آمین۔